فون نمبر ۹ ۴ - تار کا پتہ - ڈیلی الفضل ربوہ

REGD. NO. L. 5254

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ

فی پرچہ دس پیسے

۲۰ رجب ۱۳۸۲ ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵ "

جلد ۵۱/۱۶ | ۱۸ فتح ۱۳۴۱ ھش | ۱۸ دسمبر ۱۹۶۲ء | نمبر ۲۹۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

- محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب -

ربوہ ۱۷ دسمبر بوقت ۸½ بجے صبح

کل اور پرسوں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور ایدہ اللہ کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی خصوصی توجہ کے لئے

محترم سید داؤد احمد صاحب مہتمم عمومی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

جلسہ سالانہ کے ایام بہت قریب آ گئے ہیں۔ اُن دنوں انشاء اللہ تعالیٰ ہزاروں ہزار احباب سفر کر رہے ہوں گے امید ہے اس موقعہ پر آپ اپنے فرائض کی طرف خاص توجہ دے رہے ہوں گے اور احباب جماعت کے لئے ہر قسم کی سہولت مہیا کرنے کا انتظام کر رہے ہوں گے۔ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل امور کا خاص خیال رکھیں:۔

(۱) احباب کے سامنے اس بات کو وضاحت سے پیش کریں کہ جلسہ سالانہ کے ایام خاص برکت حاصل کرنے اور عبادت کے دن ہیں اور ان برکات کے حصول کے لئے خاص نیت کرکے سفر شروع کریں۔

(۲) زیادہ سے زیادہ احباب خواہ خدام ہوں یا انصار معہ اہل و عیال جلسہ میں شمولیت کی تحریک کریں۔ چونکہ یہ دن خاص برکات الٰہی کے نزول کے دن ہیں اس لئے ان کو سوائے اشد مجبوری و لاچاری کے ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ تاجر احباب کو خصوصیت سے اس طرف توجہ دلائی جائے۔ ان کے لئے چار یا پانچ دن تجارت روکنا یا دکان بند کرنا مشکل ہوتا ہے۔ لیکن یہی اصل دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے دن ہیں۔ اور یہی ثواب کا اصل موقعہ ہے۔

(۳) راستے میں ادھر ادھر کی باتوں کی بجائے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتے ہوئے آویں۔ خصوصاً درود شریف کثرت سے پڑھیں۔ اگر ہر احمدی اس سفر میں کم از کم ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھے (جو کچھ مشکل امر نہیں) تو دیکھئے کتنی کروڑ مرتبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور دعا پہنچے گی۔

(۴) چونکہ یہ سفر محض للہ اختیار کیا جاتا ہے۔ اس لئے اس کے دوران خاص طور پر یہ خیال رکھا جاوے کہ لڑائی جھگڑا نہ ہو تو تو میں میں اور ایذا رسانی سے پرہیز کیا جاوے تاکہ آپ کا ثواب محفوظ رہے اور معمولی سی غلطی سے ضائع نہ ہو جاوے۔

(۵) ایک نہایت ضروری امر یہ ہے کہ تمام قائدین کو اس بات کی نگرانی کرنی چاہیئے کہ ان کے علاقہ سے آتے ہوئے لوگ پورے تعہد اور توجہ سے جلسہ میں شریک ہوں اور تقاریر کے دوران ادھر ادھر پھر کر وقت ضائع نہ کریں۔

(۶) ربوہ میں جلسہ سالانہ کے انتظام کے ماتحت باقاعدہ استقبال رہائش اور الوداع کا انتظام کیا جاتا ہے۔ لیکن اس کے علاوہ ربوہ کے ساکنین کا یہ اہم فرض ہے کہ جتنے دن مہمان رہیں اپنے آپ کو اجنبی محسوس نہ کریں۔ ان کی ہر قسم کی ضروریات پوری کرنے کی کوشش ہونی چاہیئے۔ اس خیال سے غافل نہ ہو جاویں کہ یہ ہمارا کام نہیں بلکہ جلسہ سالانہ کے منتظمین کا کام ہے۔ خدمت مہمانان تو ہر احمدی بوڑھے جوان اور بچے کا فرض ہے۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۱۷ دسمبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی صحت کے متعلق لاہور سے آمدہ ۱۵ دسمبر ۱۹۶۲ء کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

مورخہ ۱۳ دسمبر کو پچھلے وقت طبیعت زیادہ خراب ہو گئی تھی اور دل میں تکلیف کے باعث رات بے چینی میں گزری تھی۔ ۱۴ دسمبر کی رات کو طبیعت نسبتاً بہتر رہی مگر آج مورخہ ۱۵ دسمبر کو کچھ بے چینی ہے۔ اور دل کی جگہ پر بوجھ ہے اور کچھ نقص بھی ہے اور گردہ بھی بھاری بھاری ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین

قافلہ قادیان میں شامل ہونے کیلئے ربوہ سے منتخب احباب کی روانگی

اہل ربوہ نے جملہ احباب کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا

ربوہ ۱۷ دسمبر۔ ربوہ کے جن احباب کو امسال قافلہ قادیان میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی ہے وہ قافلہ میں شامل ہونے کے لئے کل مورخہ ۱۶ دسمبر ۱۹۶۲ء بروز اتوار صبح ساڑھے نو بجے ربوہ سے بذریعہ طارق بس لاہور روانہ ہو گئے۔ اہل ربوہ نے لاریوں کے اڈہ پر کثیر تعداد میں پہنچکر ان خوش نصیب اصحاب کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ ان کو الوداع کہنے والوں میں محترم صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ بس روانہ ہونے سے قبل محترم جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس نے دعا کرائی۔ جس میں جملہ احباب شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان سب احباب کا یہ مقدس سفر مبارک کرے۔ اور انہیں جملہ اہل قافلہ کے ساتھ زیارت قادیان اور جلسہ میں شمولیت کی عظیم الشان برکتوں سے نوازے اور سفر و حضر میں ہر طرح ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ربوہ کا موسم

ربوہ ۱۷ دسمبر۔ کل یہاں دن بھر مطلع ابر آلود رہا اور گاہے گاہے پھوار پڑتی رہی۔ نیز رات کو وقفہ وقفہ کے ساتھ خاصی تیز بارش بھی ہوئی۔ جاڑے کی اس پہلی بارش کے نتیجہ میں امید ہے اب گرد بیٹھ جائے گی۔ اور خشک سردی کی تکلیف دہ کیفیت بھی جاتی رہے گی۔ انشاء اللہ

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۸ دسمبر ۶۲ء

جلسہ سالانہ کی برکات

جلسہ سالانہ کی تربیتی اور تبلیغی اہمیت اتنی زیادہ ہے کہ اگر ہم جلسے کے تین ایام کے ہر لمحہ کا صحیح استعمال کریں تو یقیناً ہم کم از کم سال بھر کے لئے اتنا روحانی اندوختہ جمع کر سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم اس کام کو پوری پوری طرح سرانجام دینے کے قابل ہو سکتے ہیں جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کو کھڑا کیا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ میں شمولیت پر بڑا زور دیا ہے۔ اور بعض وقت ہم لوگ اسکو ظلّی حج سے بھی تعبیر کرتے ہیں جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ خاص عبادت جس کا قرآن کریم میں حج کے نام سے تفصیلاً ذکر فرمایا گیا ہے اور جو ہر صاحب استطاعت مسلمان پر بعض شرائط کے ساتھ فرض کیا گیا ہے جو صرف کعبۃ اللہ ہی میں ادا ہو سکتا ہے اس عبادت کے تمام ضمنی فوائد جو فرض کے علاوہ ہیں جلسہ سالانہ میں حاصل ہوتے ہیں۔

حج کعبۃ اللہ چند شعائر کا نام ہے جن کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق پورا کرنے سے حج تکمیل پا لیتا ہے۔ مگر جو لوگ حج کرنے کی توفیق پاتے ہیں وہ ان متعین شرائط اور شعائر کے علاوہ بھی عبادات کا ثواب حاصل کرتے ہیں۔ جو حج کے فرائض و واجبات میں تو شامل نہیں لیکن جن کا ادا کرنا مکہ مکرمہ میں دوسری جگہوں کی نسبت زیادہ باعثِ ثواب ہے۔ مثلاً مکہ مکرمہ میں باجماعت نمازیں ادا کرنا تہجد وغیرہ ادا کرنا ہر حاجی کے لئے مزید الطاف و برکات کا موجب ہوتا ہے۔ جلسہ سالانہ کو ایسی ہی المضاعف عبادات کی وجہ سے ہم ظلّی حج کہہ لیتے ہیں کیونکہ جیسا کہ ہمارا علی وجہ البصیرت ایمان ہے قادیان اور ربوہ بھی اللہ تعالیٰ کے مقدس گھر ہیں اور یہاں عبادت کا ثواب اور جگہوں کی نسبت یقیناً زیادہ ہے خاص کر ایام جلسہ میں جب احمدی بڑی تعداد میں مل کر باجماعت عبادت گزارتے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج سے پچیس سال پہلے ایک خطبہ میں فرمایا تھا کہ:-

”اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت اور اسکے الہام اور وحی سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت کا ایک اجتماع مقرر فرمایا ہے یہ اجتماع ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو ہوا کرتا ہے۔ اس اجتماع کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ خواہش ظاہر فرمائی ہے کہ جماعت کے وہ تمام دوست جن کا ان دنوں یہاں پہنچنا ممکن ہو اس موقع پر جمع ہوا کریں اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے سننے یا سنانے میں شامل ہوا کریں۔ جوان دنوں یہاں کیا جاتا ہے پس جو پہنچ سکتے ہیں انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ ساری جماعت کی طرف سے ان پر ایک خاص ذمہ واری ہے جسے ادا کرنے کی کوشش ان کا اولین فرض ہے۔ اور یہ کہ جبکہ ساری جماعت اس موقع پر نہیں پہنچ سکتی تو ہر علاقہ کے مردوں، عورتوں اور بچوں میں سلسلہ کی روح کو زندہ رکھنے کے لئے جو پہنچ سکتے ہیں انہیں سو کام کا حرج کر کے بھی آنا چاہیئے تا ان کا آنا دوسروں کے نہ آسکنے کے نقصان کا ازالہ کر دے۔“

اس سے ظاہر ہو گیا کہ جماعت کیلئے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی کتنی اہمیت ہے ظاہر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمودہ کے مطابق جماعت کے ہر فرد کو جوان ہو یا بوڑھا۔ مرد ہو یا عورت یا بچہ ضرور شامل ہونا چاہیئے۔ اگر سارے لوگ شامل نہ ہو سکیں تو ہر علاقہ کے بہت سے لوگ شامل ہوں تاکہ اس علاقہ میں احمدیت کی روح ہمیشہ تازہ ہوتی رہے۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ جماعت کی تعلیم و تربیت اور تبلیغی مساعی کیلئے جلسہ سالانہ ایک نہایت اہم پارٹ ادا کرتا ہے اسکے بغیر یہ کام تکمیل پذیر نہیں ہو سکتے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اسی خطبہ میں فرماتے ہیں :-

”دنیا میں بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو ترقی کے شروع ہونے پر سست ہو جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں اب جماعت بہت ہو گئی۔ ایسے لوگوں کو میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ ہر وہ شخص جس کے لئے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر پہنچنا ممکن ہے اگر یہاں آنے میں کوتاہی کرتا ہے تو اس کا لازمی اثر اس کے ہمسایوں اور اس کی اولاد پر پڑے گا۔ میں نے دیکھا ہے جو دوست سال بھر میں ایک دفعہ بھی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر آجاتے ہیں۔ اور اپنے اہل و عیال کو ہمراہ لاتے ہیں۔ ان کی اولادوں میں احمدیت قائم رہتی ہے۔ اور گو ان بچوں کو احمدیت کی تعلیم سے ابھی واقفیت نہیں ہوتی۔ مگر وہ اپنے والدین سے یہ ضرور کہتے رہتے ہیں کہ ابا ہمیں جلسہ پر لے چلو اس طرح بچپن میں ہی ان کے قلوب میں احمدیت گھر کرنا شروع کر دیتی ہے اور آخر وہ بڑے ہو کر وہ اپنی احمدیت کا شاندار نمونہ پیش کرنے پر قادر ہو جاتے ہیں۔ پھر بچوں کے ذہن کے لحاظ سے بھی جلسہ سالانہ کا اجتماع ان پر بڑا اثر کرتا ہے۔ بچہ ہمیشہ غیر معمولی چیزوں اور ہجوم سے متاثر ہوتا ہے۔ پس جلسہ سالانہ پر آکر وہ نہ صرف ایک مذہبی منظر دیکھتا ہے بلکہ اپنی طبیعت کی جدت پسندی کے لحاظ سے بھی تسلی پاتا ہے۔ اور یہ اجتماع اس کے لئے ایک دلچسپ اور یاد رکھنے والا نظارہ بن جاتا ہے غرض جو باپ جلسہ پر آتے ہیں وہ اپنی اولاد کے دل میں بھی یہاں آنے کی تحریک پیدا کر دیتے ہیں اور کبھی نہ کبھی ان کے بچے کا اصرار بچے کو جلسہ پر لانے کا محرک ہو جاتا ہے جس کے بعد دوسرا قدم وہ اٹھتا ہے جس کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے۔

پس جلسہ پر آنا کسی ایسے بہانے یا عذر کی وجہ سے ترک کر دینا جسے توڑا جا سکتا ہو یا جس کا علاج کیا جا سکتا ہو۔ صرف ایک حکم کی نافرمانی ہی نہیں بلکہ اپنی اولاد پر بھی ظلم ہے۔ پس ہماری جماعت کو یہ مقصد اپنے سامنے رکھنا چاہیئے اور جلسہ سالانہ کے موقعہ پر نہ صرف خود آنا چاہیئے بلکہ اپنے ہمسایوں اپنے عزیزوں کو بھی ساتھ لانا چاہیئے۔“

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:-

”مگر اسکے ساتھ یہ امر بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ان ایام میں بے احتیاطیاں دل کو زیادہ سخت کر دیا کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے مقدس مقامات کا احترام کرانا چاہتا ہے اور ہر شخص جو ان مقامات کا احترام نہیں کرتا اسکی سرزنش کا مستحق ہوتا ہے جس طرح جلسہ سالانہ کے موقعہ پر آنا برکات کا موجب ہوتا ہے اسی طرح یہاں آنا اور پھر اپنے اوقات کا حرج کرنا اور انہیں علمی باتوں کے سننے میں صرف کرنے کی بجائے رائیگاں کھو دینا دل پر زنگ لگا دیتا ہے۔

پس دوستوں کو چاہیئے کہ جب وہ جلسے پر آئیں تو یہ اقرار کر کے آیا کریں کہ ہم محض رسم پوری کرنے نہیں چلے بلکہ ہم وہاں خدا کا ذکر کریں گے۔ جب جماعت میں بیٹھیں گے تب بھی اس کا ذکر کریں گے اور جب علیحدہ ہوں گے تب بھی اس کا ذکر کریں گے۔ جماعتی ذکر ہمیشہ مجلس میں ہوتا ہے۔ انسان باتیں سنتا ہے تو نصیحت حاصل کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف اسکے قلب کا میلان ہو جاتا ہے لیکن انفرادی ذکر الگ الگ ہوتا ہے۔ دنیا میں چونکہ بعض طبائع ایسی ہیں جو اس وقت ذکر کی طرف توجہ قائم رکھ سکتی ہیں جب خود ذکر میں شامل ہوں۔ اور بعض طبائع ایسی ہوتی ہیں جو دوسروں سے ذکر سنیں تو ذکر میں مشغول ہو جاتی ہیں نہ سنیں تو وہ بھی ذکر چھوڑ بیٹھتی ہیں اس لئے جماعتی اور انفرادی دونوں ذکر انسانی اصلاح کے لئے ضروری ہیں اور دونوں کو اللہ تعالیٰ نے نمازوں میں جمع کر دیا ہے۔ جلسہ سالانہ میں بھی دونوں قسم کی عبادتیں کرنی چاہئیں یعنی دوستوں کو چاہیئے کہ جب تک وہ جلسہ گاہ میں رہیں لیکچر سنیں۔ احمدیت کی تعلیم سے واقفیت پیدا کریں۔ قرآن کریم اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشادات سے آگاہی حاصل کریں۔ اور جب جلسہ سے فارغ ہوں تو نمازیں پڑھیں۔ دعائیں کریں اور ان آدمیوں سے ملیں جن سے مل کر ان کے ایمان کو تقویت حاصل ہو مگر اپنے وقت کو ضائع نہ کریں اور نہ کھیل کود اور لغو کاموں میں اسے رائیگاں جانے دیں۔“ (الفضل ۱۱/۵۷

خنزیر، سود اور شراب کی حرمت

چند سوالات اور ان کے جواب

از محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

(۲)

اسلام میں سور کے گوشت کی حرمت اس کی خباثت کے پیش نظر دی گئی ہے۔ یہاں لفظ خباثت کے معنوں کا سمجھنا نہایت ضروری ہے۔ لغت عرب کے مطابق خبیث کے معنی ناخالص۔ ناپاک۔ بد۔ ایسا، شریر یا شرارت پیدا کرنے والا۔ قابل نفرت اور ناقابل برداشت حد تک مکروہ کے ہیں۔ (دیکھئے المنجد و الفرائد الدریہ)

ان معنوں کے متعلق لغت میں وضاحت موجود ہے کہ ان کا اطلاق ہر دو اخلاقی یا جسمانی لحاظ سے کیا جا سکتا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ مذکورہ بالا معنوں کے رو سے سؤر کے گوشت میں وہ کونسی خباثت پائی جاتی ہے۔ جس کی بناء پر اسے حرام قرار دیا گیا ہے۔ بعض مسلمان علماء نے اس مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے کئی قسم کی ایسی خرابیوں کا ذکر کیا ہے جو سؤر کے گوشت کے استعمال کے نتیجہ میں جسمانی طور پر ظاہر ہوتی ہیں، مثلاً پیٹ کے کئی قسم کے کیڑے جگر کی بعض خرابیاں اور بعض دیگر بیماریاں۔ علم طب کی رو سے بھی یہ ثابت ہے کہ سور کے گوشت کے نتیجہ میں جگر پر بہت برا اثر پڑتا ہے، اور انتڑیوں میں کئی قسم کے کیڑے بھی پڑ جاتے ہیں مگر میں سمجھتا ہوں کہ محض اس بنا پر سؤر کو حرام قرار دینا قرین قیاس نہیں ہاں یہ ایک زائد اور تائیدی حکمت ضرور ہو سکتی ہے قرآن کریم دراصل ایک روحانی بیماریوں کے علاج کی کتاب ہے اور جیسا کہ ہونا چاہیئے اس کا مقصود بالذات روحانی بیماریوں کا قلع قمع کرنا ہی ہے چنانچہ بعض ایسی خوردنی اشیاء کو بھی حرام قرار دیا گیا جن کے اندر قطعاً کوئی جسمانی نجاست یا خباثت کا پایا جانا ثابت نہیں مثلاً

مَا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ میں ایسے ذبیحہ کو حرام قرار دیا گیا جس میں ظاہراً جسمانی طور پر کوئی نجاست یا خباثت موجود نہیں چنانچہ سور کے گوشت میں بھی اصول طب کی رو سے کوئی مضرت رساں اثر تلاش کرنا اور اس کا ثابت کرنا کوئی ضروری امر نہیں کیونکہ عین ممکن ہے کہ خدا تعالےٰ کے نزدیک وجہ حرمت کوئی ایسی خرابی ہو جس کا اخلاقی حالت پر برا اثر پڑتا ہو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تفسیر القرآن انگریزی پارہ اول میں اس مسئلہ پر بحث فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ سؤر کے اندر ایک ناپاک خصلت نمایاں طور پر پائی جاتی ہے یعنی ہوموسیکچوایلٹی (HOMOSEXUALITY) یعنی مادہ کو چھوڑ کر ہم جنس کی طرف جنسیاتی رجحان جس کی قرآن کریم نے بڑی سخت مذمت کی ہے اور بائیبل اور قرآن اس بیان میں متفق ہیں کہ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کو محض اس بدعادت کی بناء پر صفحۂ ہستی سے مٹا دیا گیا چونکہ سؤر میں دوسرے جانوروں کی نسبت یہ رجحان غیر معمولی طور پر زیادہ ہے اس لئے ہو سکتا ہے اس شنیع فعل سے نفرت کے اظہار کے طور پر سؤر کے گوشت کو حرام قرار دیا گیا ہو یا اس لئے کہ انسان اس گوشت کے استعمال سے خود بھی اس قسم کے رجحانات کا شکار نہ ہو جائے اس بات کا انکار نہیں کیا جا سکتا کہ کھانے پینے کے استعمال میں آنے والی تمام اشیاء اپنے باریک در باریک اثرات انسانی ذہن اور عادات و اطوار پر ڈالتی ہیں چنانچہ دال اور سبزی خور قوموں کی عادات اور رجحانات گوشت خور قوموں سے مختلف ہوتے ہیں اور ان کی بیماریوں کا دائرہ بھی گوشت خور قوموں کے اندر پائی جانے والی بیماریوں سے عام طور پر مختلف ہوتا ہے۔

اسی طرح ہر خوراک کے علیحدہ علیحدہ امتیازی اثرات ہوتے ہیں جو انسانی اخلاق کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں بلکہ ہومیو پیتھک سائنس سے یہاں تک ثابت ہے کہ اشیائے خوردنی سے تصورات رجحانات بلکہ خوابوں تک پر اثر پڑتا ہے اسی طرح بعض دوائیں ایسی ہیں جن کے نتیجہ میں شہوانی جذبات اشتعال پکڑتے ہیں اور بے حیائی پیدا ہوتی ہے (تفصیل کے لئے دیکھئے ORGANON BY HAHNEMANN)

ہو سکتا ہے سور کے گوشت کے اندر بھی کوئی خاص قسم کی بد اخلاقی پیدا کرنے کی خاصیت موجود ہو بلکہ یہ عین قرین قیاس ہے کہ سؤر کھانے والی قوموں کا ہوموسیکچوایلٹی (HOMOSEXUALITY) کی طرف بڑھتا ہوا رجحان اسی خبیث گوشت کے اثر کے نتیجہ میں ہو یہ رجحان اب یورپ میں نہایت خطرناک حد تک بڑھ چکا ہے اور ابھی اگلے روز کی بات ہے کہ انگلستان کی اسمبلی میں ایک ممبر پارلیمنٹ نے یہ دعویٰ کیا کہ ہر چار انگریزوں میں سے ایک اس لعنت کا شکار ہو چکا ہے جرمنی میں یہ حالت اور بھی زیادہ خطرناک ہے اسی طرح یورپ کے دیگر ممالک کا حال ہے (تفصیل کے لئے دیکھئے KINSEY REPORT) دلیسے آئے دن اس کا ذکر آپ اخبارات میں پڑھتے ہی رہتے ہوں گے یہاں یہ سوال اٹھایا جا سکتا ہے کہ یہ قبیح عادت بعض ایسی قوموں میں بھی موجود ہے جو سور کے گوشت کے قریب بھی نہیں پھٹکتیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ ضروری نہیں کہ ایک بیماری کا صرف ایک ہی موجب ہو بلکہ دو یا تین یا زیادہ موجبات بھی ہو سکتے ہیں بعض تمدنی خرابیوں کے نتیجہ میں بھی یہ بری عادت پیدا ہو سکتی ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ سور کے گوشت کے اندر اگر کوئی جسمانی خباثت نہ بھی ہو سکے تو بھی اخلاقی لحاظ سے اس کی بعض خباثتوں کا قوی امکان موجود ہے قرآن کریم نے تو اصولی بیان فرما کر اشارہ فرما دیا ہے اب مسلمان اقوام کا فرض تھا کہ وہ اس بارہ میں گہری چھان بین کر کے دنیا کے سامنے سؤر کے گوشت کے ان خبیث پہلوؤں کو ظاہر کرتیں جو ان کی تحقیق کے نتیجہ میں ان پر روشن ہوتے مگر افسوس ہے کہ اس بارہ میں ابھی تحقیق کی بڑی گنجائش موجود ہے اور مسلمان اس فریضہ سے غافل رہے ہیں ہمیں یقین ہے کہ انشاء اللہ تعالےٰ جماعت احمدیہ کو جب بھی توفیق ملے گی سائنسی طور پر ان امور کی چھان بین کی جائے گی

قرآن کریم سے پہلے بائبل کا بھی سؤر کو حرام قرار دینا معنی خیز ہے اس کی پلیدگی کی طرف اشارہ کیا ہے۔

اسی طرح انسانی استعمال میں سور کا گوشت لائے جانے سے پہلے عام انسانی نظریہ میں بھی سؤر ایک نہایت مکروہ اور گندہ جانور کہا جاتا تھا۔ چنانچہ انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا* سے پتہ چلتا ہے کہ بعض ممالک میں سؤر کا گوشت کلیتہً گندگی صاف کرنے والے ایجنٹ کے طور پر ہوتا تھا۔ اور اسے انسانی فضلہ کے کھانے کے لئے پاخانوں وغیرہ میں باندھ دیا جاتا تھا۔ نیز منوسمرتی میں بھی سور کے متعلق یہ الفاظ آتے ہیں کہ گوہ کھانے والے جانور کا گوشت مت کھاؤ اگرچہ ہندو مذہب میں سوائے اس اشارہ کے سور کے گوشت کی اور کوئی ممانعت موجود نہیں۔ مگر اس سے کم از کم یہ ضرور معلوم ہو جاتا ہے کہ قدیم ہندوستان میں بھی سؤر کو ایک غلیظ جانور سمجھا جاتا تھا۔ اور اس کا حقارت آمیز الفاظ کے ساتھ ذکر کیا جاتا تھا۔

بہر حال اصل وہی ہے جس کا اوپر بیان کر دیا گیا ہے۔ کہ قرآن کریم کی بیان کردہ حلت و حرمت باریک در باریک روحانی اور اخلاقی اثرات کے مد نظر کی گئی ہے۔ اور ضروری نہیں کہ اس کے لئے مادی مضر اثرات بھی تلاش کئے جائیں۔

دوسرے سوال کا جواب

دوسرا سوال۔ اس سوال سے معلوم ہوتا ہے کہ سائل نے دو مختلف امور کے متعلق جواب طلب کیا ہے۔ اوّل۔ اسلام میں سود کیوں حرام ہے؟ اور دوسرے آجکل کے اقتصادی حالات میں جبکہ دنیا کا سارا کاروبار ہی بینکوں پر چل رہا ہے۔ جو خود بخود سود پر مبنی ہیں بغیر سود کے گزارہ ہی کیسے چل سکتا ہے؟

سوال کے پہلے حصہ کو لیتے ہوئے ہم قرآن کریم کی وہ آیات نقل کرتے ہیں جن میں سود کی ممانعت آتی ہے۔

اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا
لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ
الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ
مِنَ الْمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ
قَالُوْۤا اِنَّمَا الْبَيْعُ
مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ
الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا
(البقرہ ۲۷۶)

ترجمہ۔ "جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ بالکل اسی طرح کھڑے ہوتے ہیں۔ جس طرح وہ شخص کھڑا ہوتا ہے۔ جس پر شیطان (یعنی مرض جنون) کا سخت حملہ ہو۔ یہ حالت اس وجہ سے ہے کہ وہ کہتے رہتے ہیں کہ خرید و فروخت بھی تو بالکل سود ہی کی طرح ہے۔ حالانکہ اللہ نے خرید و فروخت کو جائز قرار دیا ہے۔ اور سود کو حرام کیا ہے۔

---

* دیکھئے Encyclopedia Brittanica

(۲) یمحق اللہ الرّبٰوا ویربی الصدقٰت واللہ لایحب کل کفارٍ اثیم

(البقرہ ۲۷۷)

ترجمہ :۔ اللہ سود کو مٹائے گا اور صدقوں کو بڑھائے گا۔ اور اللہ ہر بڑے کافر اور بڑے گنہگار کو پسند نہیں کرتا۔

(۳) یاایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وذروا مابقی من الرّبٰوا ان کنتم مؤمنین فان لم تفعلوا فاذنوا بحربٍ من اللہ ورسولہٖ وان تبتم فلکم رءوس اموالکم لا تظلمون ولا تظلمون۔

(البقرہ ۲۷۹، ۲۸۰)

ترجمہ :۔ ”اے ایماندارو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اور اگر تم مومن ہو تو سود کے حساب میں سے جو کچھ باقی ہو اسے چھوڑ دو۔ اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے (برپا ہونے والی) جنگ کا یقین کر لو۔ اور اگر تم سود سے توبہ کر لو تو (کوئی اتنا نقصان نہیں کیونکہ) تمہارا رأس المال تمہارے لئے وصول کرنا جائز ہے۔ (اس صورت میں) نہ تم (کسی پر) ظلم کرو گے اور نہ تم پر ظلم ہوگا۔“

پہلی آیت میں خدا تعالیٰ نے سود کھانے والوں کی مثال ایک ایسے شخص کی طرح قرار دیتا ہے جس پر شیطان حملہ آور ہو اور اپنی مس سے اس کے قدم اکھیڑ دے یا غیر متوازن حالت پیدا کر دے۔ تخبّط کے معنے ہیں وحشیانہ طور پر مارنا۔ حملہ کرنا۔ اچانک حملہ کرنا۔ روند ڈالنا وغیرہ۔ اور شیطان کے معنے سرکش اور باغی کے ہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی کئی معنے ہیں لیکن اس آیت پر بظاہر ان کا اطلاق نہیں ہوتا۔ ان معنوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے مندرجہ بالا آیت میں جو سود خور کی تصویر کھینچی گئی ہے وہ ایسی ہے جیسے کسی شخص پر کوئی اچانک سرکشانہ بغاوت کے ساتھ حملہ آور ہو اور اسے ڈگمگا دے اور سراسیمہ کر دے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے بیع اور سود میں یہ کیا فرق ظاہر کیا ہے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک تاجر کا یہ معاملہ نہیں ہوتا۔ دراصل مقصود یہ بیان کرنا ہے کہ سود کے نتیجہ میں باغیانہ اور سرکشی کے خیال پیدا ہوتے ہیں اور سود خور لوگ اُن لوگوں کے دل میں جن کو وہ سود پر رقم دیتے ہیں باغیانہ خیال پیدا کر دیتے ہیں اور ان کے ردِّ عمل سے محفوظ نہیں رہتے بلکہ خوف اور سراسیمگی کی حالت ان پر طاری رہتی ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں سود خور نظام کیساتھ بعینہٖ یہی سلوک ہوا کہ ان کے خلاف ایک عظیم باغیانہ تحریک کمیونزم کی صورت میں اُٹھ کھڑی ہوئی۔ اور وہ اب سراسیمگی اور معلق خطرے کی حالت میں وقت گزار رہے ہیں۔ انفرادی طور پر بھی ہم دیکھتے ہیں کہ سود خور اپنے خلاف نفرت اور بغاوت کے خیالات بوتا ہے اور اسکی زندگی امن سے خالی ہو جاتی ہے۔ اسکے برعکس تاجر کے خلاف ہرگز یہ ردِّ عمل نہیں ہوتا۔

دوسری آیت میں خدا تعالیٰ نے سود کی یہ خرابی بیان فرمائی ہے کہ یہ صدقات کی بیخ کنی کا موجب بنتا ہے اور صدقات جن کی بنیاد بنی نوع انسان کی ہمدردی شفقت علی الناس اور رحم و کرم پر ہے صحت مندانہ معاشرہ کے لئے ضروری ہیں۔ اس آیت میں خدا تعالیٰ نظامِ سود اور نظام صدقات کو دو متقابل طاقتیں قرار دیتے ہوئے یہ منشاء ظاہر فرماتا ہے کہ چونکہ نظام صدقات اخلاقی اقدار کی حفاظت کے لئے ضروری ہے اور اس کے ذریعہ سے امیر اور غریب طبقہ کے درمیان محبت اور اخوت کے تعلقات استوار ہوتے ہیں اس لئے اسے سوسائٹی میں رائج کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کے مقابل کے سودی نظام کو مٹا دیا جائے جس کی صفت جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے یہ ہے کہ یہ نچلے طبقات کے اندر بغاوت اور سرکشی کے شیطانی خیالات پیدا کرنے کا موجب بنتا ہے۔

آیت الذین یاکلون الربٰوا۔ میں تو بیع اور سود میں یہ فرق کر کے دکھایا گیا تھا کہ بیع کے نتیجہ میں کسی قسم کے باغیانہ شیطانی خیالات کی تخلیق نہیں ہوتی جس کے برعکس سود کے نتیجہ میں نہ صرف سود خور طبقہ کے خلاف بغاوت پھیلتی ہے بلکہ اس حد تک پھیلتی ہے کہ ایک روز یہ منافرت طبقاتی جنگ پر منتج ہوگی۔ سود خوروں پر ایک سرکش وحشیانہ حملہ کیا جائے گا جس سے یا تو وہ روند ڈالے جائیں گے یا ان کے قدم اُکھڑ جائیں گے۔

(باقی)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

۱۹۶۳ء میں حج بیت اللہ کیلئے جانیوالوں کو ضروری اطلاع

(از حکیم عبد اللطیف صاحب مکان ۱۲ امین بازار گوالمنڈی لاہور)

جو احمدی یا غیر از جماعت دوست ۱۹۶۳ء کے مطابق ۱۳۸۲ ہجری میں حج بیت اللہ شریف کے لئے جانا چاہتے ہوں۔ وہ جلسہ سالانہ کے موقع پر اور اس کے بعد ۱۲ر جنوری ۶۳ء تک خاکسار سے حکیم شیخ خورشید احمد صاحب مالک خورشید یونانی دواخانہ گول بازار ربوہ کے ہاں خود مل کر یا جانے سے پہلے مندرجہ بالا ایڈریس پر خط لکھ کر حج بیت اللہ مکہ شریف اور زیارت روضۂ نبوی مدینہ شریف کے متعلق ہر قسم کی معلومات حاصل کر لیں۔ میرے ذاتی تجربہ پر مشتمل مفید مشوروں سے وہ کئی سو روپیہ کی رقم بچا کر بڑی عمدگی اور سہولت سے حج و زیارت کا فریضہ ادا کر سکیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ احباب جماعت غیر احمدی اصحاب کو بھی مطلع کر دیں اور جلسہ سالانہ پر ساتھ لا کر ملاقات کرائیں۔ اور فائدہ اٹھائیں۔ حکومت کی طرف سے ۱۱ر جنوری ۶۳ء تک حج کے لئے درخواستیں دینے کی تاریخ مقرر ہو چکی ہے۔

مکرم شیخ عبد الواحد صاحب صدر جماعت احمدیہ دھرم پورہ کی وفات

یہ خبر افسوس سے سنی جائے گی کہ محترم شیخ عبد الواحد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دھرم پورہ لاہور کیپٹن شیخ نواب دین صاحب ربوہ کے بہنوئی تھے ایک سال کی طویل علالت کے بعد مؤرخہ ۷ر دسمبر کو رات آٹھ بجے لاہور میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم گزشتہ سال سے بعارضہ قلب بیمار تھے۔ بغرض علاج کافی عرصہ تک میو ہسپتال میں داخل رہے جہاں سے ڈاکٹروں کے جواب دیدینے پر گھر پر ہی علاج کیا جاتا رہا اور پھر آخری دورے کے بعد جانبر نہ ہو سکے۔

مرحوم کی عمر تقریباً پینسٹھ سال تھی۔ آپ کی ساری عمر سلسلہ کی خدمت میں گزری۔ مسجد احمدیہ دار الذکر لاہور کی تعمیری خدمات میں آپ نے خاص حصہ لیا مرحوم نہایت ملنسار مہمان نواز اور دین کے لئے غیرت رکھنے والے بزرگ تھے۔ نہایت درجہ انصاف پسند، صاف گو اور حلیم الطبع انسان تھے۔ صبر کو بستر مرگ پر بھی ہاتھ سے نہ جانے دیا۔

نعش کو ۸ر دسمبر کو شام ربوہ لایا گیا جہاں نماز عشاء کے بعد محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ چونکہ مرحوم پرانے موصی تھے اسلئے آپ کو مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر پریذیڈنٹ محلہ دار الصدر شرقی محترم منشی رمضان علی صاحب نے دعا کرائی۔

مرحوم نے پانچ لڑکے اور پانچ لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں جن میں سے اکثر شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں اور برسر روزگار ہیں۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو آمین

اشاعت لٹریچر ــــ اور ــــ انصار اللہ کا فرض

اشاعت لٹریچر کے سلسلہ میں مجلس انصار اللہ جو خدمت سرانجام دے رہی ہے وہ آپ سے مخفی نہیں۔ اس کام پر مرکز جو خرچ کر رہا ہے وہ ”اشاعت لٹریچر“ کی مد سے پورا کیا جاتا ہے۔ اس سال جبکہ دوسرے سالوں کی نسبت زیادہ خرچ ہوا ہے۔ آمد ابھی تک گزشتہ سال سے بھی کم ہے دوست اگر ہمت سے کام لیں اور ہر رکن اپنا چندہ ادا کر دے تو یہ کمی بقیہ ایام میں پوری ہو سکتی ہے۔ پس عہدیداران ہر رکن کے پاس خود پہنچیں اور یہ چندہ وصول کر کے جس کی کم سے کم شرح صرف ایک روپیہ سالانہ ہے ۳۱ر دسمبر سے پہلے مرکز میں بھجوا دیں۔ صاحب استطاعت دوستوں سے زیادہ بھی لیا جا سکتا ہے۔ یہ فنڈ جتنا مضبوط ہوگا۔ کام بھی اسی نسبت سے زیادہ ہوگا۔ پس کوشش کیجئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ

درخواست دعا

مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب محلہ جلو ٹیاں لاہور نے اپنی بہو محترمہ وسیمہ صاحبہ دختر ملک صلاح الدین صاحب ایم اے درویش قادیان کی طرف سے مبلغ پچیس ۲۵ روپے تعمیر مسجد محلہ دار الرحمت وسطی کے لئے اور پچیس ۲۵ روپے نادار مریضان فضل عمر ہسپتال کے لئے بھجوائے ہیں تمام بھائی بہنوں کی خدمت میں عزیزہ وسیمہ کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے اللّٰھم آمین

خاکسار (ملک) محمد شفیع صدر دار الرحمت وسطی ربوہ

معاصرین کے افکار

● کفر کے فتووں کی مشینیں
● اختلاف اعتقاد اور وسعتِ قلب
● ڈاکٹر سر اقبال پر فتویٰ کفر ● تکفیر بازی

کفر کے فتووں کی مشینیں

کسی کو کافر کہنا یا فاسق قرار دینا انتہائی بری بات ہے اس سے باہمی اختلافات کی خلیج بھی وسیع ہوتی ہے علماء کا وقار بھی مجروح ہوتا ہے لوگوں کی نظر میں اسلامی احکام بھی مشکوک قرار پاتے ہیں اور اس سے ملک کی وحدت و سالمیت پر بھی ضرب پڑتی ہے جن لوگوں کو آپس میں متحد و متفق ہو کر رہنا چاہئیے اگر وہی اختلافات و افتراق پر اتر آئیں اور ایک دوسرے کے خلاف کفر و فسق کے فتووں کی مشینیں چلانا شروع کر دیں تو اس سے لازماً حالات خراب ہونگے اور مختلف فرقے ایک دوسرے کے مقابلہ میں صف آرا ہوں گے نتیجۃً ملک کی وحدت و سالمیت اختلاف و انتشار کی نظر ہو جائے گی اور یہ چیز ملک قوم اور دین و ملت کے لئے مضرت رساں ثابت ہوگی اور اسلام و علماء اسلام کی عزت و ناموس کو بھی ختم کر کے رکھ دے گی

علماء دین کا کام تو یہ ہے کہ وہ اسلام سے ناواقف لوگوں کو اسلام کے قریب لائیں ان کو اسلامی احکام و اوامر سے روشناس کرائیں اور غیر مسلموں تک اسلام کی اعلیٰ تعلیمات پہنچانے کا انتظام کریں لیکن بدقسمتی ملاحظہ ہو کہ ہم نے یہ سب کچھ گلدستہ طاق نسیاں بنا کے رکھ دیا ہے اور اپنے بنیادی اور اصل فرائض کو نظر انداز کر کے آپس ہی میں گتھم گتھا ہو گئے ہیں ایک فرقہ کے علماء نے اپنے سے فروعی اختلافات رکھنے والوں کی نہایت بے باکی کے ساتھ تکفیر و تفسیق پر ہاتھ رکھ لیا ہے اور اسی کو اسلام کا اساسی تقاضا ٹھہرا لیا ہے پھر ستم ظریفی یہ ہے کہ یہ چیز صرف کتابوں کے اوراق تک محدود نہیں رہی یا اسے ایک خاص حلقے میں ہی بیان نہیں کیا جاتا بلکہ پبلک جلسوں میں برملا دوسروں کو کافر کہا جاتا ہے اور ایک فرقہ نے تو اپنے اخبارات کے صفحات ہی اس "کار خیر" کے لئے وقف کر دیئے ہیں . . . . .

: ہم کفر و فسق کے ان فتووں کے ہمیشہ مخالف رہے ہیں اور ان فتوے لگانے والے حضرات کی خدمت میں نہایت ادب کے ساتھ عرض کیا ہے کہ اس مہم کو بند کر دیا جائے یہ حرکت پاکستان کی سالمیت اور علماء کے وقار اور اسلام کے تقاضوں کے قطعی منافی ہے . . .

. . . بہر حال جماعت اہل حدیث اور اس کے ترجمان "الاعتصام" کا موقف یہ ہے کہ تمام مسلمانوں کو متحد ہو کر رہنا چاہئیے اور کسی مذہبی فرقہ کے علماء و زعماء کو قطعاً کافر قرار نہیں دینا چاہیئے اس سے لوگوں کو دل شکنی اور دل آزاری ہوتی ہے اور پھر یہ چیز باعث اشتعال بنتی ہے ہمارے سامنے اس وقت بے شمار مسائل ہیں جو ہم سے کامل اتحاد کا تقاضا کرتے ہیں۔

(الاعتصام ۷ر دسمبر ۶۲ء)

اختلاف اعتقاد اور وسعتِ قلب

اس عنوان کے قائم کرنے سے ہمارا مقصود یہ عیاں کرنا ہے کہ علمائے سلف کا ان عالموں کے مقابلے میں کیا عمل رہا ہے جو ان سے عقائد و جزئیات مسائل میں اختلاف رکھتے تھے زیادہ صاف الفاظ میں یہ سمجھئے کہ علمائے اہل سنت و جماعت کا سلوک دوسرے اہل قبلہ علماء کے ساتھ کیسا تھا اور خود اہل سنت و جماعت کے مختلف فرقوں کے علماء کس قسم کا برتاؤ باہم رکھتے تھے آیا عقائد کا اختلاف ایسی حد فاصل خیال کیا جاتا تھا جو ایک کو دوسرے کی صورت سے بیزار اس کی خوبیوں کا منکر اور اس کے ساتھ ارتباط کو ایمان میں نقص انداز سمجھنے والا بنا دیتا یا باوجود اس کے کہ وہ روادارت عقیدہ کو برا سمجھ لینے کے بعد ان کو ثقہ و صالح جانتے ان سے احادیث روایت کرتے اور ان کے علم و فضل کے حاضر و غائب عقیدت مند رہتے تھے یہ بات سب کے نزدیک مسلم ہے کہ سچا اسلامی جوش اور خالص دینی حمیت قرون خیر پر ختم تھی اور نبوت کے عہد پاک کے قرب کی وجہ سے جو آثار صلاح ارشاد ابتدائی صدیوں میں تھے وہ بعد کو باقی نہیں رہے اور ماشاء اللہ اسی وجہ سے ان بزرگوں کے طریقے اور مسلک کو عین صراط مستقیم اور ٹھیک راہ دین مانا جاتا ہے پس ہمارا حال و خیال اگر سلف صالحین کے حال و خیال کے خلاف ہے تو ہم کو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ ہم راہ صواب سے دور جا پڑے ہیں یہ بات طریقۂ حق سے بعید ہو گی کہ ہم ان کے شیوے کو اپنے مسلک کے مخالف دیکھ کر ازراہ تعصب خلاف حق سمجھیں اور اپنے ہی خیال باطل کو عین دین داری تصور کر لیں . . .

. . . حضرت یحیٰی ابن سعید جو اکابر تابعین میں ہیں کس خوبی سے اختلاف و نزاع کا امتیاز ظاہر فرماتے ہیں انھوں نے فرمایا ہے:۔

اهل العلم اهل توسعة
وما برح المفتيون يختلفون
فيحل هذا ولا يعيب لهذا
علی هذا ۔

یعنی علماء اہل وسعت ہیں اور مفتی ہمیشہ باہم اختلاف کرتے رہے ہیں یہاں تک کہ ایک ایک چیز کو حلال بتلاتا ہے دوسرا اسی کو حرام کہتا ہے مگر یہ اس کی عیب گیری نہیں کرتا اور وہ اس کی۔ اس مقولے میں جہاں تک کہ میری فہم ناقص میں آیا ہے ویحرم لهذا تک، اختلاف کی حد ہے اس کے بعد جدل و خصومت کا بیان ہے قوم ہذا میں تین پہلو دکھلائے گئے ہیں سب سے اول گروہ علماء کی یہ صفت بیان کی ہے کہ ان کے خیالات وسیع ہوتے ہیں اس کے بعد یہ بتلایا ہے کہ ان میں باہم اختلاف ہوتا رہا اور پھر یہ جتایا ہے کہ ان کا اختلاف باوجود اپنی سنگینی کے عیب گیری کی حد تک نہیں پہنچا میں اس سے یہ نتیجہ اخذ کرتا ہوں کہ جو اختلاف کشادہ دلی کے ساتھ بے شائبہ عیب گیری ہو وہ سلف صالحین کا طریقہ ہے اور اسی کو رحمت فرمایا ہے اور جو بحث تنگ دلی اور عیب گیری کے پیرائے میں ہو وہ خصومت ہے اسی سے بچنے کی تاکید ائمہ ہدی نے فرمائی ہے آج کل مسلمانوں میں جو مباحثے ہو رہے ہیں ان کو اسی معیار کے بموجب پرکھنا چاہیئے اور جس قسم میں وہ داخل ہوں اسی کے احکام ان پر جاری کئے جائیں . . .

کاش دور حاضر کے علمائے کرام ان واقعات کی روشنی میں اپنے قلوب میں وسعت پیدا کر سکیں اور ایک دوسرے کو کافر کہنے کی بجائے خدمت اسلام اور فلاح انسانیت کا راستہ اختیار کریں جزئیاتی مسائل کے اختلاف بنیاد قرار دیکر کسی بندہ حق آگاہ اور خادم رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہنا اور مجاہدین اسلام پر گندگی اچھال کر اپنے دامن کو ملوث کرنا تنگ نظری اور تعصب سے کام لے کر اجتماع امت مرحومہ میں رخنے ڈالنا اور ان کی صفوں میں انتشار پیدا کرنا ان لوگوں کو زیب نہیں دیتا جو مسند رسولؐ پر بیٹھ کر عوام کو رشد و ہدایت کا فرض ادا کرتے ہیں"

(چٹان ۳ر دسمبر ۶۲ء)

ڈاکٹر سر اقبال پر فتویٰ کفر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

" اسم پروردگار اور یزدان عرفاً مخصوص ذات جناب باری ہے اور اوتار ہنود کے نزدیک خدا کے جنم لینے کو کہتے ہیں اندریں صورت یزدان اور پروردگار آفتاب کو کہنا صریح کفر ہے علیٰ ہذا خدا کے جنم لینے کا عقیدہ بھی کفر اور توہین موسیٰ علیہ السلام بھی کفر اور توہین بزرگان دین فسق لہذا جب تک ان کفریات سے قائل اشعار مذکورہ توبہ نہ کرے اس سے مسلمانوں تمام مسلمان ترک کر دیں ورنہ سخت گنہگار رہوں گے۔

(ابو محمد دیدار علی الخطیب فی مسجد وزیر خاں المرقوم)

(چٹان ۳ر دسمبر ۶۲ء)

تکفیر بازی

حقیقت یہ ہے کہ اب کچھ تعلیم عام ہونے کے سبب کچھ دولت آزادی کے حصول کی وجہ سے اور کچھ جدید تعلیم یافتہ طبقے کو بعض اسلامی معاملات کے قریب سے دیکھنے کے باعث ملک و ملت کی سطح اس قابل نہیں رہی کہ بزرگوں کے خلاف تکفیر بازی کے اس ناشائستہ مشغلے کی متحمل ہو سکے ملک اپنے بنیادی مسائل خارجہ پالیسی استحکام و سالمیت جمہوریت کے احیا اور دستور کی تکمیل وغیرہ کے نہایت اہم اور نازک دور سے گذر رہا ہے اور جن اسلامی قدروں پر باہمی ملک کی بنا تھی وہ ہماری باہمی کشمکش سے بری طرح پامال ہو رہی ہیں جن اسلامی اقدار پر اس ملک کی بنا تھی انہی قدروں کے تحفظ اور احیاء میں اس ملک کی بقاء کا راز مضمر ہے اور ظاہر ہے کہ اس بنیادی اسلام کے تحفظ کی ذمہ داری جتنی علماء پر عاید ہوتی ہے شائد ارباب اقتدار کے علاوہ کسی اور طبقے پر عائد ہوتی ہو۔

حکومت کا یہ اقدام نہایت مستحسن ہے کہ اس نے دیوبندی بریلوی اور اس تیسرے طبقے کو جس کی نشاندہی ہم پہلے کر آئے ہیں ایک جگہ جمع کر کے ان میں مصالحت کرا دی ہے اور باہمی اختلاف و انشقاق کی اس خلیج کو پاٹنے کے لئے یہ طے کیا ہے کہ کوئی فرقہ کسی دوسرے فرقے یا اس کے بزرگوں کے خلاف کچھ نہ کہے مسلک کو مثبت انداز میں بیان کرنے کا تو ہر کسی کو حق ہے اور حکومت دینی معاملات میں اس حق آزادی کو سلب کرنا بھی پسند نہیں کرتی لیکن ملک کے بقاء اور ملت کی سالمیت کے لئے وہ اس بات کی بھی اجازت نہیں دے سکتی کہ ایک فرقہ دوسرے کے خلاف منافرت انگیزی سے کام لے اور حکومت کا بروقت انتباہ ایک نہایت مستحسن اقدام ہے کہ منافرت پھیلانے والے افراد۔ اخبارات اور مادر پدر آزاد اشتہاروں کے شائع کرنے والے پریسوں کے خلاف حکومت نہایت سخت اور تادیبی کارروائی کرے گی "!

(ہفت روزہ دعوت لاہور، دسمبر ۶۲ء)

مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) کے لئے وعدہ فرمانے والے مخلصین

ذیل میں ان مخلصین کے اسماء گرامی تحریر کئے جاتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) کی تعمیر کے لئے تین صد روپیہ یا اس سے زائد وعدہ کرنے کی توفیق بخشی ہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ اللہ تعالیٰ وعدہ کنندگان کو اپنے وعدے بصورت احسن پورا کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

دیگر مخیر احباب بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر دائمی ثواب حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

نمبر	نام	رقم
۱۴۸	محترمہ بیگم صاحبہ الحاج ملک عمر علی صاحب رئیس کراچی	۳۰۰ روپے
۱۴۹	مکرم ڈاکٹر محمد منیر صاحب امرتسری لاہور	۳۰۰ "
۱۵۰	" کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب ربوہ منجانب والدہ مرحومہ امام بی بی و مرحوم برادران و ہمشیرہ (درویش)	۳۰۰ "
۱۵۱	" حاجی محمد دین صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ	۳۰۰ "
۱۵۲	" رانا محمد خاں صاحب ایڈووکیٹ بہاولنگر منجانب داداجان مرحوم	۳۰۰ "
۱۵۳	" مبارک احمد صاحب انور لاہور منجانب والد مرحوم	۳۰۰ "
۱۵۴	جماعت احمدیہ لاٹھیانوالہ ضلع لائل پور بذریعہ چوہدری رحیم بخش صاحب	۳۰۰ "
۱۵۵	مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صاحب جمپیر ضلع حیدرآباد سندھ منجانب والدین	۳۰۰ "
۱۵۶	محترمہ امۃ الحئی صاحبہ بنت مولوی عبدالسلام صاحب مرحوم واہ کینٹ منجانب داداجان مرحوم حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ	۳۰۰ "
۱۵۷	مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب دندان ساز منڈی بہاؤالدین منجانب مرحوم والدین	۳۰۰ "
۱۵۸	" ہیڈماسٹر غلام محمد صاحب کھوکھر ایم اے لاہور منجانب مرحوم والدین	۳۰۰ "
۱۵۹	" ملک عزیز احمد صاحب کراچی	۳۰۰ "
۱۶۰	" چوہدری محمد اسحاق صاحب گوٹھ چاول پور ضلع نوابشاہ سندھ	۳۰۰ "
۱۶۱	" بشیر احمد صاحب کمبھی بی سرروڈ ضلع تھرپارکر سندھ	۳۰۰ "
۱۶۲	" شیخ رحمت اللہ صاحب واقف زندگی وکالت مال تحریک جدید ربوہ	۳۰۰ "
۱۶۳	" محمد اسلم صاحب آف جیوڑ ضلع سیالکوٹ دارالصدر غربی ربوہ	۳۰۰ "
۱۶۴	" چوہدری غلام رسول صاحب گوٹھ غلام رسول ضلع تھرپارکر سندھ	۳۰۰ "
۱۶۵	" محمد مالک صاحب چیمہ لونڈی کھجوروالی ضلع گوجرانوالہ	۳۰۰ "
۱۶۶	محترمہ صالحہ بیگم صاحبہ دختر شیخ محمد صدیق صاحب ڈھاکہ مشرقی پاکستان	۳۰۰ "
۱۶۷	مکرم سید عزیز الرحمٰن صاحب " "	۳۲۵ "
۱۶۸	" ملک محمد طفیل صاحب " "	۳۲۶ "
۱۶۹	" خواجہ شمس الدین صاحب " "	۳۰۰ "
۱۷۰	" ایس ایم حسن صاحب " "	۳۰۰ "
۱۷۱	محترمہ بیگم صاحبہ حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب مرحوم آف سکندرآباد دکن	۳۰۰ "
۱۷۲	مکرم حسن صاحب آف سکندرآباد " "	۳۱۰ "
۱۷۳	" بیٹے سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب " "	۳۰۰ "
۱۷۴	" شیخ محمد شفیع صاحب دیرہ مشرقی پاکستان	۳۰۰ "
۱۷۵	" محمد زمان خاں صاحب ورک بالاکوٹ ضلع ہزارہ	۳۰۰ "
۱۷۶	" چوہدری محمد اسلم صاحب ناصر باجوہ ہانگ کانگ	۳۰۰ "
۱۷۷	جماعت احمدیہ ہڈیارہ ضلع لاہور بذریعہ صوبیدار جمال احمد صاحب	۳۰۰ "
۱۷۸	" ہانڈوگوجر ضلع لاہور بذریعہ چوہدری خدابخش صاحب	۳۰۰ "
۱۷۹	مکرم چوہدری غلام احمد صاحب ہانڈوگوجر ضلع لاہور	۳۰۰ "
۱۸۰	" نواب الدین صاحب محمد خاندان چک ۲۱۹ ر ب ملیانوالہ ضلع لائل پور	۳۰۰ "
۱۸۱	" نوابزادہ محمد امین خاں صاحب بنوں (سرحد)	۳۳۰ "
۱۸۲	محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے تعلیم الاسلام کالج ربوہ	۳۰۰ "
۱۸۳	مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب چیمہ چک ۳۵ جنوبی ضلع سرگودھا	۳۰۰ "
۱۸۴	" ملک بشیر احمد صاحب لائن سپرنٹنڈنٹ واپڈا مال خانپور ضلع بہاولپور	۳۰۰ "
۱۸۵	" سیٹھی عبدالحمید صاحب پشاور	۳۰۰ "
۱۸۶	" محمود احمد صاحب باجوہ پشاور	۳۰۰ "
۱۸۷	" میاں غلام محمد صاحب اختر معہ خاندان ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ ربوہ	۳۰۰ "
۱۸۸	جماعت احمدیہ کنری سندھ بذریعہ ملک غلام احمد صاحب	۳۰۰ "
۱۸۹	محترمہ سٹڈنی میری صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک احمد صاحب ساقی سیرالیون (افریقہ)	۳۰۰ "
۱۹۰	مکرم شیخ ریاض محمود صاحب بھاٹی روڈ لاہور منجانب والدین	۳۰۰ "
۱۹۱	مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ انجینئرنگ یونیورسٹی جی ٹی روڈ لاہور بذریعہ مکرم حفیظ اللہ صاحب ہمدانی زعیم	۳۰۰ روپے
۱۹۲	جماعت احمدیہ آسل گوردے ضلع لاہور بذریعہ علامہ ممتاز علی صاحب	۳۰۰ "
۱۹۳	مکرم چوہدری حسین علی صاحب فیروزوالہ ضلع گوجرانوالہ	۳۰۰ "
۱۹۴	" شاہ محمد صاحب والد ماجد چوہدری عبدالرحمٰن صاحب گوٹھ عبدالرحمٰن ضلع تھرپارکر سندھ	۳۰۰ "

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

دوستوں کی خدمت میں اطلاع

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ یہ عاجز ۹ دسمبر ۱۹۶۲ء کی شام کو اپنے خاص سائیکل پر بخیریت تمام مرکز میں پہنچ گیا ہے۔ راقم ۲ مئی ۱۹۵۸ء کو ربوہ سے لاہور روانہ ہوا تھا اور پھر لاہور سے ۱۱ جولائی کو روانہ ہو کر ۱۲ اگست ۱۹۵۸ء کو کوہ مری پہنچا۔ پھر براستہ راولپنڈی واہ۔ کیمبل پور نوشہرہ۔ اور پشاور گیا۔ پھر چارسدہ۔ مردان۔ ٹوپی۔ ایبٹ آباد۔ مانسہرہ بالاکوٹ گڑھی حبیب اللہ۔ مظفرآباد کوہالہ۔ کوہ مری سے ہو کر راولپنڈی آیا۔

ابھی تازہ سفر راولپنڈی سے ۲۷۵ میل سائیکل پر کر کے براستہ چکوال کلرکہار دوالمیال چوآسیدن شاہ۔ کھیوڑہ پنڈدادنخاں۔ ملکوال خانقاہ چک نمبر ۹ چک نمبر ۲۰ ھیڈ فقیریہ بھیرہ بھلوال اور سرگودھا۔ چار سال سات ماہ سات دن کے بعد معہ اپنے سائیکل پر مرکز میں آگیا۔ الحمد للہ علیٰ احسانہٖ۔ ان چار سالوں میں کل سفر ۷۴۳۱ میل کیا۔

سائیکل پر ۱۳۵۲ میل۔ ریل و موٹر پر ۵۲۷۹ میل اور پیدل ۵۰۰ میل اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے کوہاٹ اور ٹل اور پارہ چنار بلکہ پاکستان کے کنارہ خرلاچی کے قلعہ تک بھی پہنچایا۔ جو کہ افغانستان کی سرحد پر پاکستانی قلعہ ہے۔

اس سفر میں جن دوستوں نے میرے اس تبلیغی و تربیتی سفر میں جس میں بیسیوں تقریریں کیں۔ اور قریباً دو ہزار رسالے متفرق آبادیوں میں پہنچائے میں تعاون کیا اور خدمت کی اس کا میں تہ دل سے شکرگزار ہوں اور ان کے حق میں دعاگو ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کا اجر عظیم عطا فرما دے سب سے زیادہ محترمی جناب چوہدری محمد اسلم صاحب حال ساکن محلہ دارالصدر ربوہ کا شکرگزار ہوں کہ جن کے اس سائیکل پر میں نے قریباً بارہ ہزار میل سفر پاکستان میں کیا انہوں نے یہ سائیکل ۱۹۵۰ء میں کیمبل پور سے مجھے عنایت فرمایا تھا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

یہ عاجز جلسہ سالانہ کے بعد بھی ۲۰ جنوری تک مہمان خانہ میں ہی مقیم رہے گا لہٰذا اسی پتہ پر خط و کتابت کریں۔ (راقم طالب دعا۔ عاجز قریشی محمد حنیف قمر علوی)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی خصوصی توجہ کیلئے (بقیہ صفحہ اوّل)

۷۔ ضرورت مند احباب کا سامان گھر سے سٹیشن منتقل کرنے میں مدد کریں۔ جن احباب کے پاس اپنی سواریاں ہیں۔ اگر وہ ایک انتظام کے ماتحت ان کے لئے پیش کریں۔ جن کے پاس اپنی سواریاں نہیں ہیں تو ان پر زیادہ بار نہیں پڑے گا اور مجموعی طور پر آنے والوں کو نہ صرف آرام ہو گا بلکہ خرچ بھی کم ہو گا۔ اور یہ بچی ہوئی رقم اور مفید جگہ کام آسکتی ہے۔

۸۔ جو جماعتیں اکٹھی سفر کر رہی ہوں ان کے لئے دوران سفر ایسے خدام مقرر کئے جائیں جو راستہ میں بچوں اور مستورات کی حفاظت اور نگہبانی کے علاوہ ضروری اشیاء خریدنے میں بھی مدد دیں۔ بعض دفعہ مستورات کو بچوں کی خاطر ایسی گندی اشیاء خریدنی پڑ جاتی ہیں۔ جن کے استعمال سے بیماری پیدا ہونے کا ڈر ہوتا ہے۔ ایسی اشیاء کے استعمال سے پرہیز کرنے کی تلقین کریں تاکہ سب صحت مندی کی حالت میں جلسہ میں شمولیت کر سکیں

۹۔ جو احباب بامر مجبوری حقہ۔ سگریٹ۔ تمباکو یا افیم وغیرہ کسی نشہ کے عادی ہوں انہیں تحریک کی جاوے کہ کم از کم جلسہ سالانہ کے ایام میں ان کو عارضی طور پر چھوڑ دیں اور ربوہ کے قیام کے دوران اس کا استعمال نہ کریں۔ شائد اللہ تعالیٰ ان کو اس کی برکت سے مستقل طور نجات دے دے۔

۱۰۔ جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کی خدمت کرنا اس جذبہ کے ساتھ ہو کہ یہ مہمان دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان ہیں۔ جب تک حضور ہم میں موجود رہے خود بنفس نفیس اپنے مہمانوں کی ایسی شاندار مہمان نوازی فرماتے رہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد آپ نے مہمان نوازی کا حق ادا کر دیا۔ اب حضور ہم میں موجود نہیں۔ کیا ہم میں سے ہر ایک کا فرض نہیں ہو جاتا کہ آپ کے مہمانوں کا خاص احترام کریں اور ہر ممکن طریق سے ان کی خدمت کرے۔

۱۱۔ ربوہ کے قیام کے دوران میں علاوہ جلسہ سالانہ کی تقاریر سننے کے شعائر اللہ مثلاً بہشتی مقبرہ۔ مسجد مبارک وغیرہ پر ازدیاد حصول برکات حاضر ہوں۔

۱۲۔ آج کل سردی کی غیر معمولی شدت ہے۔ ممکن ہے یہ جلسہ کے ایام تک جاری رہے۔ اس سے مناسب گرم کپڑوں اور بستر کا خاص اہتمام کریں۔

۱۳۔ جلسہ سالانہ پر مختلف کاموں کے لئے بہت سے والنٹیئرز کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہر خدمت کا بہت اچھا موقع ہے جو خدام اس نیکی میں شامل ہونا چاہیں۔ وہ اپنے قائد کی وساطت سے اپنا نام جلسہ سے پہلے ہی دفتر مرکزیہ کو بھجوا دیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور ہر آن حافظ و ناصر ہو۔ آمین

مہتمم عمومی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

شادی کی تقریب

ربوہ مورخہ ۱۴؍دسمبر ۱۹۶۲ء بروز جمعۃ المبارک ۳ بجے سہ پہر مکرم مظفر الدین چوہدری صاحب کی صاحبزادی عزیزہ ساجدہ بیگم نسیم صاحبہ سلمہا کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ان کا نکاح مورخہ ۵؍اگست ۱۹۶۲ء کو مکرم ملک احسان اللہ صاحب ابن محترم ملک خدا بخش صاحب مرحوم آف لاہور کے ہمراہ اڑھائی ہزار روپیہ حق مہر پر محترم جناب قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائل پوری نے پڑھا تھا۔

برات کے لاہور سے ربوہ پہنچنے پر تین بجے سہ پہر تقریب رخصتانہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو مکرم مولوی بشیر احمد صاحب قادیانی کے کی سرپرست مکرم بشارت اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی ازاں بعد حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔ جس میں جملہ حاضر احباب شریک ہوئے۔ تقریب رخصتانہ میں صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ناظر و وکلاء صاحبان، افسران صیغہ جات، کارکنان اور دیگر احباب کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب اور محترم سید داؤد احمد صاحب بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے ہر طرح خیر و برکت کا اور یُمن و سعادت کا موجب بنائے۔ آمین

تعلیم و تربیت کا مایۂ ناز خزانہ

مکرم صفدر علی خاں صاحب سیکرٹری جنرل پاکستان ریڈکراس کراچی تحریر فرماتے ہیں:۔

"خاکسار ماہنامہ "انصار اللہ" کا باقاعدہ مطالعہ کرتا ہے قیمتی مضامین پر مشتمل یہ رسالہ افادیت کے لحاظ سے نہایت مؤثر ثابت ہوا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات طیبات، حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے گرانقدر ملفوظات، حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قیمتی جواہر پارے و علمی مقالے تربیت حاصل کرنے کا مایۂ ناز خزینہ ہیں۔ گناہ کے زہر کو زائل کرنے کا روحانی تریاق "انصار اللہ" میں مہیا کیا گیا ہے۔"

تعلیم و تربیت کا یہ مایۂ ناز خزینہ آپ صرف چھ روپے سالانہ ادا فرما کر حاصل کر سکتے ہیں۔

(قائد اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ہیگ ۱۷؍دسمبر۔ کل صبح بحر اوقیانوس میں ہالینڈ کے لائٹ ہاؤس ٹیکسل سے پندرہ میل دور ایک جرمن سامان بردار بحری جہاز غرق ہو گیا۔ اس حادثہ میں سترہ افراد ہلاک ہوئے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴